روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

پیر18-اپریل2011ء 14جمادی الاوّل 1432 ہجری 18 شہادت1390ھش جلد 61-96 نمبر87

اس کا کوئی شریک نہیں

اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اول ہوں۔

(الانعام:164)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود بعض قرآنی آیات کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

خدا وہ ہے کہ جو رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات لاتا ہے تا جس نے یاد کرنا ہو وہ یاد کرے یا شکر کرنا ہو تو شکر کرے یعنی دن کے بعد رات کا آنا اور رات کے بعد دن کا آنا اس بات پر ایک نشان ہے کہ جیسے ہدایت کے بعد ضلالت اور غفلت کا زمانہ آجاتا ہے ایسا ہی خدا کی طرف سے یہ بھی مقرر ہے کہ ضلالت اور غفلت کے بعد ہدایت کا زمانہ آتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا وہ ذات قادر مطلق ہے جس نے بشر کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا پھر اس کے لئے نسل اور رشتہ مقرر کر دیا اسی طرح وہ انسان کی روحانی پیدائش پر بھی قادر تھا یعنی اس کا قانون قدرت روحانی پیدائش میں بعینہٖ جسمانی پیدائش کی طرح ہے کہ اول وہ ضلالت کے وقت میں کہ جو عدم کا حکم رکھتا ہے کسی انسان کو روحانی طور پر اپنے ہاتھ سے پیدا کرتا ہے اور پھر اس کے متبعین کو کہ جو اس کی ذریت کا حکم رکھتے ہیں بہ برکت متابعت اس کی کے روحانی زندگی عطا فرماتا ہے سو تمام مرسل روحانی آدم ہیں اور ان کی امت کے نیک لوگ ان کی روحانی نسلیں ہیں اور روحانی اور جسمانی سلسلہ بالکل آپس میں تطابق رکھتا ہے اور خدا کے ظاہری اور باطنی قوانین میں کسی نوع کا اختلاف نہیں اور پھر فرمایا کہ کیا تُو خدا کی طرف دیکھتا نہیں کہ وہ کیونکر سایہ کو لمبا کھینچتا ہے یہاں تک کہ تمام زمین پر تاریکی ہی دکھائی دیتی ہے اور اگر وہ چاہتا تو ہمیشہ تاریکی رکھتا اور کبھی روشنی نہ ہوتی لیکن ہم آفتاب کو اس لئے نکالتے ہیں کہ تا اس بات پر دلیل قائم ہو کہ اس سے پہلے تاریکی تھی یعنی تا بذریعہ روشنی کے تاریکی کا وجود شناخت کیا جائے کیونکہ ضد کے ذریعہ سے ضد کا پہچاننا بہت آسان ہو جاتا ہے اور روشنی کا قدر و منزلت اسی پر کھلتا ہے کہ جو تاریکی کے وجود پر علم رکھتا ہو اور پھر فرمایا کہ ہم تاریکی کو روشنی کے ذریعہ سے تھوڑا تھوڑا دور کرتے جاتے ہیں تا اندھیرے میں بیٹھنے والے اس روشنی سے آہستہ آہستہ منتفع ہو جائیں اور جو یکدفعی انتقال میں حیرت و وحشت متصور ہے وہ بھی نہ ہو سو اسی طرح جب دنیا پر روحانی تاریکی طاری ہوتی ہے تو خلقت کو روشنی سے منتفع کرنے کے لئے اور نیز روشنی اور تاریکی میں جو فرق ہے وہ فرق ظاہر کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ کی طرف سے آفتاب صداقت نکلتا ہے اور پھر وہ آہستہ آہستہ دنیا پر طلوع کرتا جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمین مر جاتی ہے تو وہ نئے سرے زمین کو زندہ کرتا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 654)

نمازوں میں ذوق اور سکون سب کچھ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ **اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آگیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔** نمازوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ...... اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کر دے، اور تُو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔ (دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پاک صاف ہو سکتا ہے)۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں کو پاک کرنے کی توفیق دے۔''

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 220)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب ڈرماٹا لوجسٹ مورخہ 20/اپریل 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب ادارہ سے رابطہ کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ

5 واں سالانہ کنونشن 3-اپریل 2011ء

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کو اپنا پانچواں سالانہ کنونشن کامیابی کے ساتھ مورخہ 3/اپریل 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ / فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آڈیٹوریم میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال یہ کنونشن بوجہ سیکیورٹی وجوہات ایک دن کے لیے منعقد کیا گیا اور اس میں بیرون ربوہ سے صرف عہدیداران کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹرز کے علاوہ ربوہ سے چنیدہ اراکین کو شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس طرح ڈاکٹرز دور ونزدیک سے تشریف لائے اور بڑے شوق سے ہر پروگرام میں شرکت کی۔ جس سے انھوں نے علم وعمل میں فائدے کے ساتھ ساتھ اس جماعتی پلیٹ فارم کے ذریعہ رابطے بھی بنائے۔

آٹھ بجے صبح سے ایسوسی ایشن کے ممبران کی رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ رجسٹریشن کے لیے استقبالیہ ڈیسک دارالضیافت اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں قائم کیے گئے۔ ہر ممبر کو پہلے سے تیار شدہ خوبصورت رنگین رجسٹریشن کارڈ فراہم کیا گیا۔ ڈاکٹرز اور طلباء کے علمی، تحقیقی اور ریسرچ کا ذوق و شوق بڑھانے کے لیے بہت سے تربیتی پروگرام کئے گئے۔ انہی میں ورکشاپ بھی تھی۔

پہلے سیشن کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ شرکاء کی معلومات میں اضافے اور پروفیشنل موضوعات سے آگاہی کے لیے ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ میں جو کہ BLS یعنی بیسک لائف سپورٹ تھی، کراچی سے آئے ہوئے Bosch Company کے ڈاکٹر آصف صدیقی صاحب نے مفید معلومات فراہم کیں اور مصنوعی جسم کے ذریعے جان بچانے کی عملی مشق کروائی۔

قریباً سوا دس بجے فری پیپرز میں مکرم ڈاکٹر قاضی طارق اسماعیل صاحب ملتان نے Introduction to Fakhara Foundation اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ نے Lessons Learned From the MMR Scare پر معلوماتی خطاب کیا۔

اس کنونشن کا اگلا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی صدارت میں ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے کہا احمدی ڈاکٹرز اور اطباء کی تنظیم کا قیام حضرت مسیح موعود کے دور مبارک میں ہو چکا تھا۔ اس وقت اس کا نام مجلس اطباء وڈاکٹران جماعت احمدیہ تھا۔ اس کے پہلے صدر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تھے۔ ایسوسی ایشن کو 1970ء میں دوبارہ فعال کیا گیا اور ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن نام دیا گیا۔ تاہم بعض وجوہات کی بنا پر ایسوسی ایشن زیادہ فعال نہ رہ سکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں 1989ء میں ایک بار پھر ایسوسی ایشن کو زندہ کیا گیا اور حضور نے مکرم ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود الحسن نوری صاحب کو اس کا صدر مقرر فرمایا۔ 2007ء میں حضور انور نے خاکسار کو بطور جنرل سیکرٹری مقرر فرمایا اور اسی سال سے ایسوسی ایشن کے سالانہ کنونشنز بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ منعقد کئے جا رہے ہیں۔ ضلعی سطح پر 36 چیپٹرز بنائے گئے ہیں۔ مخصوص ملکی اور جماعتی حالات کی بناء پر مقامی چیپٹرز آزادی کے ساتھ کام کرنے سے قاصر ہیں تاہم انہیں تلقین کی جاتی ہے کہ منظم طریقے پر میڈیکل کیمپس کا ایسوسی ایشن کے تحت انعقاد کریں۔

28 مئی 2010ء تاریخ احمدیت میں ایک یادگار دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمارے تین ڈاکٹرز اور دو طلباء نے اس سانحے میں اپنی جان قربان کی ہے اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ اُسی دن 28 مئی کو محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے طبی خدمات کرنے کا حکم فرمایا۔ اس مقصد کے لیے لاہور چیپٹر اور دیگر قریبی چیپٹرز اور ڈاکٹرز سے رابطہ کیا گیا۔ لاہور چیپٹر والے اس سانحے سے بڑی طرح متاثر تھے اس کے باوجود وہ خاص طور پر متحرک ہو کر اپنے فرائض سرانجام دینے لگے۔ انہوں نے شہداء اور زخمیوں کو ہسپتال منتقل کیا، خون دیا، شہداء کو مورچری سے منتقل کیا اور بعد میں بھی زخمیوں کے لیے اپنی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین

اس سانحے کے بعد تیز بارشوں اور سیلاب نے اس ملک کو ایک بڑی مشکل میں ڈال دیا۔ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بہت سے ممبرز نے میڈیکل کیمپس میں Humanity First اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ساتھ خدمات پیش کیں۔ ایسی خدمات رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، ملتان، سندھ اور سکردو وغیرہ میں ہوئیں۔ آخر پر آپ نے تمام مہمانان، شرکاء اور تعاون کرنے والے جماعتی اداروں کا شکریہ ادا کیا۔ رپورٹ کے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب، صدر ایسوسی ایشن نے اپنے خطاب میں ایسوسی ایشن کی بعض خدمات کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور سال 2010، 2011ء کے شہداء اور وفات پا جانے والے ڈاکٹرز کے لواحقین میں شیلڈز تقسیم کی گئیں۔ اس ضمن میں پاور پوائنٹ میں ایک مخصوص سلائیڈ بنائی گئی تھی جس میں وفات پا جانے والوں کی تصاویر اور مختصر تعارف پیش کیا گیا تھا۔ شہداء اور وفات پا جانے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔

سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء: مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب۔ مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب۔ مکرم ڈاکٹر عمر احمد انس صاحب۔ مکرم ولید احمد صاحب ربوہ (سٹوڈنٹ)۔ مکرم عبدالرحمن صاحب (سٹوڈنٹ)۔

شہید کراچی: مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کراچی۔

وفات پانے والے: مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب کراچی۔

جن ڈاکٹرز کے لواحقین تشریف نہ لا سکے اُن کی شیلڈ اس چیپٹر کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کو پیش کی گئی۔ اس کے بعد مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ نے خطاب کیا، جس میں انہوں نے احمدی ڈاکٹرز کو حفاظتی اقدامات بہتر بنانے اور صدقہ دینے کے بارہ میں تلقین فرمائی۔ نیز آپ نے 28 مئی کے سانحے میں احمدی ڈاکٹرز کی پیش کی گئی خدمات کو سراہا اور آخر پر دعا کروائی۔ دعا کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

کنونشن کو 3 سائنٹیفک سیشنز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس میں دوسرے سیشن کا آغاز ساڑھے گیارہ بجے کیا گیا۔ اس سیشن کے چیئر پرسنز مکرم ڈاکٹر سید محسن احمد صاحب کراچی۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب بہاولپور اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مالک صاحبہ ربوہ تھے۔ موڈریٹر کے فرائض مکرم ڈاکٹر عامر بشیر صاحب، لاہور نے انجام دیئے۔ مقررین اوران کے لیکچرز کے موضوعات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆مکرمہ نبیلہ امۃ النصیر صاحبہ ربوہ

Obesity-A Prospective Study

☆مکرمہ ڈاکٹر امۃ الرؤف ناصرہ صاحبہ ربوہ

Platelet Indices in Propable & Culture Proven Neonatal Sepsis

☆مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب ربوہ

Prevelance of Vitamin D3 Deficieny in our Population

☆مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مجوکہ صاحبہ ربوہ

Septic Shock-A Case Report

سیشن کے آخر پر سوال بھی پوچھے گئے۔ اس کے بعد تیسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ جس کے چیئر پرسنز مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب فیصل آباد۔ مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب لاہور اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ تھے۔ موڈریٹر کے فرائض مکرم ڈاکٹر محمد عطاء النور خالد نوری صاحب ربوہ نے انجام دیئے۔ مقررین اور ان کے موضوعات لیکچر مندرجہ ذیل ہیں۔

☆مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب ربوہ

Science has Confirmed Islams Divine Claims: Breast Feeding

☆مکرمہ ڈاکٹر زاہدہ رانی صاحبہ لاہور

Childhood Systemic Lupus Erythematosus-A Case Report

☆مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب اسلام آباد

Community Case Management of Severe Pneumonia with Oral Amoxicillin in Children 2-59 Months old by Lady Health Workers

☆مکرم ڈاکٹر سہیل مختار احمد صاحب لاہور

Pre Hospital Management & Disaster Response Risk Reduction System

اس سیشن کے آخر پر بھی حاضرین کی طرف سے سوال پوچھے گئے۔

فری پیپر میں مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب ربوہ نے Some Interesting Cases in Cardiology کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی میٹنگ ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر محمد مسعود الحسن نوری صاحب صدر ایسوسی ایشن نے کی اس میٹنگ میں بعض اہم امور پر بحث کی گئی۔

دو بجے کنونشن کا اختتام ہوا اور نماز ظہر وعصر کے بعد دارالضیافت کے جدید بلاک میں تمام مہمانان اور شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے اس کنونشن کے لیے حسب سابق بھرپور انتظامات کئے گئے تھے۔ فیصل آباد اور چنیوٹ سے مہمانوں کو ربوہ لانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ رہائش کے خصوصی انتظام کے تحت دارالضیافت کے جدید بلاک میں مہمانوں کو ٹھہرایا گیا۔

اس کنونشن کے موقع پر چھ ملکی وغیر ملکی فارما کمپنیوں نے سٹالز لگائے۔ جہاں ان کے تعارف پر مبنی لٹریچر اور معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ جملہ شرکاء کی خدمت میں کنونشن کے لیے خصوصی تیار کردہ وال کلاک (گھڑی)، بال پوائنٹ، لیٹر پیڈ اور سند شرکت دی گئی۔ کنونشن کے مختلف سیشنز کے دوران چیئر پرسنز، موڈریٹرز، کمپنیوں کے ممبران، تعاون کرنے والے اداراجات اور معاونین کو شیلڈز دی گئیں۔

(رپورٹ ایم۔اے۔رشید)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

گھر کا ماحول پُرسکون بنانے کے لئے میاں بیوی میں اعتماد کی فضا پیدا کریں۔ اور ہمیشہ صاف اور سچائی سے پُر باتیں کریں

صبر اور دعا سے کام لیں اور تقویٰ اختیار کریں تو عائلی مسائل محبتوں میں بدل جائیں گے

عورت اپنے مقام کو پہچانے اور جھگڑوں کو ختم کرنے کی حتی الوسع کوشش کریں

جو کام آپ اپنے والدین، بزرگوں اور عہدیداروں کے سامنے نہ کر سکیں وہ غلط ہے وہ زہر ہے اور گناہوں کی طرف لے جانے والا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللّٰہ برطانیہ سے خطاب فرمودہ 4/ اکتوبر 2009ء

خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ النساء آیت 2 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع پر عموماً یہ روایت ہے کہ آخری تقریر میری ہوتی ہے۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ اجتماع ختم ہو جاتا ہے۔ اس سال کیونکہ انصار اللہ کا بھی اجتماع آپ کے ساتھ ہی ہو رہا ہے اور اس میں بھی میری شمولیت ہونی تھی، اس لئے یہی پروگرام بنایا گیا کہ آپ کو میں پہلے وقت کچھ باتیں کہہ لوں اور انصار اللہ کو آخر میں دوپہر کے سیشن میں۔ بہرحال انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے ایک ہی وقت میں اجتماع کرنے کا اس دفعہ یہ پہلا تجربہ ہے۔ کس حد تک یہ تجربہ کامیاب ہوا ہے؟ اس بارے میں تو جو لوگ یہاں آئے ہیں ان کے تاثرات سے بعد میں پتہ لگے گا لیکن جو حاضری کی رپورٹ پیش کی ہے اس سے لگتا ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال حاضری کم ہے یا ٹرانسپورٹ کے مسائل ہیں یا اور کچھ وجوہات ہیں یا لوگوں کو لندن سے یہاں آنے میں دقت ہے۔ جو دور کی مجالس ہیں وہ تو یقیناً آئی ہوں گی۔ جس طرح لندن کے لئے آنا ہے اسی طرح اسلام آباد آنا ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ لندن کی حاضری یا اجتماع میں شمولیت اس دفعہ کم ہے۔ بہرحال جو بھی وجہ ہے اور یہاں اجتماع کرنے کے باقی انتظامی لحاظ سے بھی کیا فائدے اور کیا نقصان ہوئے ہیں۔ ان کے بارے میں بھی بعد میں آپ لوگوں کے تاثرات سے ہی علم ہو سکتا ہے۔

اب میں اپنے مضمون کی طرف آتا ہوں اور آپ سے چند باتیں کہنی چاہتا ہوں جس کی آج کے احمدی معاشرے میں مردوں اور عورتوں دونوں کو بہت ضرورت ہے۔ لیکن کیونکہ میں آپ سے مخاطب ہوں اس لئے عورتوں کے حوالے سے بات کروں گا اور یہ تمام باتیں قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے میں کر رہا ہوں اور ظاہر ہے کہ خلیفہ وقت جب بھی کوئی بات کرتا ہے تو انہی پر بنیاد رکھتے ہوئے بات کرتا ہے اس سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے ایک احمدی (۔) کے ذہن میں کبھی یہ سوال نہیں اٹھنا چاہئے کہ یہ مشرق میں رہنے والی عورت کے لئے باتیں ہیں یا مغرب میں رہنے والی عورت کے لئے باتیں ہیں۔ مغرب میں رہنے والی عورتوں سے مراد وہ احمدی عورتیں ہیں جو خالصتاً مغربی نسل یعنی یورپین قوموں میں سے ہیں۔ مختلف اقوام کے جو لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ یا ایشین اور افریقین قوموں کی احمدی ہیں جو یہیں پیدا ہوئیں اور یہیں پلی بڑھیں یا بچپن یا جوانی کی عمر میں یہاں آکر آباد ہو گئیں۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ یقیناً (۔) کے دعویٰ، قرآن کریم کے دعویٰ اور آنحضرت ﷺ کے دعویٰ کے عین مطابق ہے (۔) دین فطرت ہے اور اس میں بیان کردہ احکامات اور تعلیمات ایسی ہیں جن کے متعلق یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ اس پر عرب قوم کے لئے عمل کرنا تو آسان تھا لیکن عرب دنیا سے باہر اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ نہیں، بلکہ قرآنی تعلیمات جیسی عربوں کے لئے قابل عمل اور ان کی فطرت کے مطابق تھیں ویسی ایشیا کے دوسرے ممالک کے لئے قابل عمل اور فطرت کے مطابق ہیں اور اسی طرح یورپ کے لئے بھی ہیں اور افریقہ میں بسنے والوں کے لئے بھی ہیں اور جزائر میں رہنے والے لوگوں کے لئے بھی ہیں اور امریکہ کے رہنے والے لوگوں کے لئے بھی ہیں اور اسی طرح یہ تعلیم جیسی آج سے پندرہ سو سال پہلے قابل عمل تھی ویسی آج بھی قابل عمل ہے اور قیامت تک یہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے مطابق اپنی تعلیم پیش کرنے والا ہے۔ پس یہ خیال کرنا کہ (۔) کوئی دقیانوسی اور پرانے زمانہ کا مذہب ہے، اس کے احکامات بڑے سخت ہیں، اس میں سختی اور شدت پائی جاتی ہے، یہ سب لغو اعتراضات ہیں، فضول اعتراضات ہیں جو آجکل بڑی شدت سے غیر (۔) معترضین کی طرف سے (۔) پر کئے جاتے ہیں۔

قرآن کریم وہ جامع اور مکمل ضابطۂ اخلاق ہے جس نے گھریلو سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک اور بچوں کے حقوق و فرائض سے لے کر حکومتوں کے حقوق و فرائض تک تمام باتیں بیان فرما دی ہیں۔ گھریلو امن و سلامتی کے قائم رکھنے کے اصول بھی بتا دیئے اور معاشرے کے امن اور سلامتی کے قائم رکھنے کے اصول بھی بتا دیئے اور پھر بین الاقوامی سطح پر قیام امن کے لئے سنہری اصولوں کی نشاندہی بھی فرما دی۔ آج بھی دنیاوی طور پر اپنے آپ کو بڑا ترقی یافتہ سمجھنے والے جو لوگ ہیں اور جو اپنے آپ کو روشن دماغ سمجھتے ہیں، ان کے سامنے جب (۔) کی خوبصورت تصویر پیش کی جائے تو بے اختیار ان کا پہلا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ (۔) تعلیم ہے تو اس سے تو سوائے امن، پیار، محبت اور بھائی چارے کے کچھ نہیں پھیل سکتا۔ یہ پیار، امن، محبت اور بھائی چارہ پھیلانے والی تعلیم ہے۔ پس کسی سچے احمدی (۔) عورت یا مرد۔ نوجوان یا بچے کو اس بات پر شرمسار نہیں ہونا چاہئے، شرمندہ نہیں ہونا چاہئے۔ کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم (۔) ہونے کی وجہ سے بعض تعلیمات پر عمل کر کے لوگوں کے تمسخر کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ لوگ ہمارے پردے کا مذاق اڑاتے ہیں یا ہمارے برقعہ کا مذاق اڑاتے ہیں، یا ہمارے لباس کا مذاق اڑاتے ہیں یا ہماری نماز کے طریق کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نوجوان بچیوں کو اور ان لوگوں کو جو کسی بھی وجہ سے یہاں کے لوگوں کی باتوں کو سن کر کسی قسم کے Complex کا شکار ہو جاتے ہیں اس کی بالکل بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر یہاں لوگوں کو، نوجوانوں کو جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے، جن کے چرچ بھی اب فروخت کے لئے بازار میں رکھ دیئے گئے ہیں، اس بات پر فخر ہے کہ ہم ہی صحیح ہیں اور آزادی کے نام پر جو چاہو کرلو اور وقت ثابت کر رہا ہے کہ ان کی اس سوچ کے نتائج

انہیں اخلاق گراوٹوں میں گراتے چلے جارہے ہیں۔ بچے ہیں تو وہ ماں باپ کی بے ادبی میں اس قدر بڑھ گئے ہیں، جیسا کہ میں اپنے خطبے میں بھی ذکر کرچکا ہوں کہ اب اس غیر ضروری اور بچوں کے بے جا حقوق کے تحفظ کے خلاف ٹی وی پروگراموں پر آوازیں بھی اٹھنے لگ گئی ہیں کہ معاشرے کا امن، گھروں کا سکون اور بچوں کے اخلاق اس قدر نیچے گر رہے ہیں اور تباہی کی طرف جارہے ہیں کہ اس کا سدباب کرتے ہوئے ہمیں کچھ حدود لاگو کرنی پڑیں گی۔

پھر میاں بیوی کے تعلقات اور رشتوں کو قائم رکھنا ہے تو وہ گرتے چلے جارہے ہیں اور انحطاط پذیر ہیں۔ برداشت نہ ہونے کی وجہ سے رشتے ٹوٹ رہے ہیں۔ طلاقوں کی شرح بے انتہا ہے۔ arranged marriage کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور اس کو رشتے ٹوٹنے کی وجہ بیان کیا جاتا ہے۔ جو یہاں کے رہنے والے ہیں جو (۔) نہیں ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ ان لوگوں کے arranged marriage نہیں ہوتے پھر کیوں اتنے زیادہ ان کے رشتے ٹوٹتے ہیں۔ اکثریت کے رشتے ٹوٹ رہے ہیں، ان کی ایک بہت بڑی شرح جو ہے جو Percentage ہے، ان کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں باوجود اس کے کہ یہ اپنی پسند کی شادیاں کررہے ہوتے ہیں۔ رشتے ٹوٹنے کی کچھ اور وجہ بھی ہے جو بے صبری ہے اور تقدس کی پامالی ہے۔ عورت نہ خود اپنا تقدس قائم رکھتی ہے اور نہ ہی مرد اس کا تقدس قائم رکھتا ہے اور پھر بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں پھر رشتے ٹوٹتے چلے جاتے ہیں۔ بہت سے بچے جن کے Single parents ہیں بہت سی برائیوں میں مبتلا ہیں۔ نہ ہی ان پر معاشرہ کی کوئی پابندی ہے نہ مذہب کی طرف سے کوئی پابندی ہے کہ کن پابندیوں میں ان کو رکھنا ہے تا کہ وہ مفید وجود بن سکیں۔ نہ قانون کی کوئی پابندی ہے بلکہ اگر ان کو کچھ کہا جائے تو قانون ان کی حمایت کرتا ہے۔ نتیجہ سامنے ہے کہ ان Single parents کے بچے بچپن میں بھی اور پھر جب teenagers میں شمار ہوتے ہیں تو ان کے جرائم کی شرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بچے اس لئے جرم نہیں کرتے کہ کسی کا کوئی مقصد ہے۔ چاہے کوئی غلط مقصد ہی ہو لیکن کوئی مقصد تو ہونا چاہئے جس کے لئے یہ کام کررہے ہوں۔ بلکہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ یہ دل بہلاوا ہے۔ چند لڑکے لڑکیاں اکٹھے ہو کر gang بنا لیتے ہیں اور پھر fun کے طور پر دوسروں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے اور جوں جوں معاشی مسائل بڑھ رہے ہیں آجکل inflation کی وجہ سے credit crunch کی وجہ سے، میاں بیوی کے تعلقات کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں اور بچوں کی اخلاق سوزیوں کے مسائل بھی بڑھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہاں تو لڑکے لڑکیاں اپنی مرضی سے شادی کرتے ہیں میری مراد ان لوگوں سے ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ ان میں سے اکثریت کی بظاہر بڑی محبت کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ عرصے کے بعد ایک بہت بڑی شرح ان رشتوں کو توڑ دیتی ہے اور پھر مرد اور عورت اپنی اپنی نئی دنیا بسانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور پھر بعض اوقات ایسے معاملات بھی آتے ہیں کہ مرد نے عورت کی پہلی اولاد کو ظالمانہ طور پر ماردیا۔ ٹی وی پر بھی خبریں آتی ہیں کسی کو مکے مار مار کر ماردیا تو کسی کا گلا دبا کر ماردیا تو کسی کو کسی اور ذریعے سے قتل کردیا اور ان بچوں کی جو مائیں ہیں جن کے پہلے خاوندوں سے وہ بچے ہوتے ہیں، جب ان سے پوچھو کہ تمہارے بچے کو تمہارا دوست یا نیا خاوند مار رہا تھا تم نے کچھ نہیں کیا۔ تو وہ بھی یہی جواب دیتی ہیں کہ میرے محبوب اور میرے دوست نے جو اس کی مرضی تھی کیا اور مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس نے میرے بچے کو ماردیا۔ گویا ماں جو ممتا اور پیار اور قربانی کی اعلیٰ ترین مثال سمجھی جاتی تھی، ظلم و بربریت کی مثال بنتی جارہی ہے۔ کیا یہ تعلیم کی وہ روشنی اور ترقی ہے جس کی تقلید ایک احمدی عورت اور ایک بچی کرے جبکہ اس کے پاس خدا تعالیٰ کی ناقابل مثال تعلیم کا خزانہ موجود ہے۔ پس احمدی نوجوان کو چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا ہے، اس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس ہمارے زندہ خدا کی طرف سے، ہمارے زندہ رسول کی طرف سے ایک تعلیم اتاری گئی ہے اور وہ زندہ قرآنی تعلیم کا ایک ایسا خزانہ ہے جو ہماری دنیا و آخرت سنوارنے والا ہے اور ہماری نسلوں کی دنیا و آخرت سنوارنے والا بھی ہے۔ ہمارے گھروں کے در و دیوار کو پیار ومحبت کے حسن سے آراستہ کرنے والا بھی ہے۔ ہمارے گھروں کو اس روشنی سے منور کرنے والا ہے جو ہمارے ظاہر کو بھی روشن کرتی ہے اور ہماری روح کو بھی روشن کرتی ہے۔ ہمیں اس دنیا میں بھی جنت کے نظارے دکھاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم اس پر عمل کر کے دیکھتے ہیں اور وہ ہماری اخروی زندگی میں بھی جو ہمیشہ رہنے والی ہے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل کرے گی۔

پس اس تعلیم کی قدر کریں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور اس دنیا کی زندگی کی فکر نہ کریں بلکہ اس زندگی کی فکر کریں جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ:

''اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے''۔ ان آیات میں ایک ایسا مضمون بیان ہوا ہے اگر دونوں فریق اس پر عمل کریں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ گھریلو جھگڑے ہوں، رنجشیں پیدا ہوں اور رشتے ٹوٹیں یا سسرال سے مسائل پیدا ہوں۔ اس آیت میں فرمایا کہ ''تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے''۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ تمہیں ایک مشترکہ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے مرد اور عورت، خاوند اور بیوی اس مشترک مقصد کی تلاش میں رہو۔ اسے ڈھونڈو اور اس میں سے ایک مقصد یہ ہے کہ یہ نیا رشتہ قائم ہو جانے کے بعد معاشرے کے امن کے لئے دونوں کوشش کرو اور اس کی سب سے پہلی بات یا ابتداء وہ ہے جو اس رشتہ کی وجہ سے دو خاندانوں کے بندھن کے ذریعہ آپس میں تعلق پیدا ہوا ہے۔ پس اس تعلق کو اس نہج پر چلاؤ کہ رشتوں میں مضبوطی آئے، دراڑیں نہ آئیں۔ رشتے نہ چھٹیں۔ لڑکی کو خاوند یا سسرال کی بات بری لگے تو صبر اور دعا کے ذریعے سے اس کا بہتر نتیجہ نکالنے کی کوشش کرے۔ اگر شروع میں ہی جب ابھی ایک دوسرے کے مزاج کو سمجھا ہی نہیں گیا ہوتا۔ اس وقت اگر خاوند یا سسرال کی باتیں اپنی سہیلیوں یا گھر والوں سے کرو گی تو رشتوں میں دراڑیں آجائیں گی، رشتے ٹوٹنے لگ جائیں گے۔

یہاں جو یہ فرمایا کہ رحموں کے تقاضوں کا خیال رکھو تو اس کے گہرے علمی معنوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ رحمی رشتے صرف اپنے رحمی رشتے نہیں ہیں، اپنے خون کے رشتے نہیں ہیں بلکہ خاوند اور بیوی کے جو اپنے رحمی رشتے یا خون کے رشتے تھے، وہ شادی کے بعد ایک دوسرے کے رحمی رشتے بن جاتے ہیں۔ یعنی خاوند کے ماں باپ بہن بھائی بیوی کے ماں باپ بہن بھائی بن جاتے ہیں اور اسی طرح بیوی کے ماں باپ، بہن، بھائی خاوند کے ماں باپ بن جاتے ہیں۔ جب یہ سوچ ہو گی تو کبھی رشتوں میں دوریاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ کبھی تعلقات خراب نہیں ہوسکتے۔ پس فرمایا کہ ان کے حق دونوں کو اس طرح ادا کرنے چاہئیں جس طرح اپنے رشتہ داروں ماں باپ بہن بھائی کے حقوق ادا کرتے ہو۔ یہ حکم صرف لڑکی کے لئے نہیں ہے بلکہ جیسا کہ میں نے کہا آپس کے تعلقات نبھانے کے لئے اسی طرح لڑکے کو بھی صبر اور دعا کا حکم ہے جس طرح لڑکی کو ہے اور اسی طرح دونوں طرف کے سسرالوں کا بھی فرض ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی غلط طور پر رہنمائی کر کے یا نامناسب باتیں کر کے رشتوں میں دراڑیں ڈال کر معاشرہ کا امن اور سکون برباد نہ کریں اور اسی طرح اس پہلی آیت میں یہ سبق بھی دے دیا ہے کہ اس شادی کے نتیجے میں جو تمہاری اولاد پیدا ہو گی اس کی نیک تربیت تم دونوں پر فرض ہے تا کہ آئندہ پھر معاشرہ میں نیکیاں پھیلانے والی نسل چلے اور فرمایا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرنا۔ اپنی تمام ذاتی خواہشات کو پیچھے چھوڑ دینا اور صرف اور صرف یہ مقصد بنائے

رکھنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو مجھے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ میں تمہارے ہر فعل اور ہر عمل پر ہر وقت نگرانی کر رہا ہوں۔ پس اگر احمدی جوڑے اس حکم کو سامنے رکھیں تو وہ ان احکام کی تلاش بھی کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کی آیات میں پانچ جگہ تقویٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ پس ہو ہی نہیں سکتا کہ جو اس حد تک خدا تعالیٰ کے تقویٰ کو مدنظر رکھے اس کا گھر کبھی فساد کا گڑھ بن سکتا ہے، یا کبھی اس میں فساد پیدا ہو سکتا ہے۔ کبھی لڑائی جھگڑے اس میں پیدا ہو سکتے ہیں اور اسی طرح جو رحمی رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا۔ جو ایک دوسرے کے رشتوں کا پاس کرنے والا ہوگا۔ ان کا خیال رکھنے والا ہو گا اس کی دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری بھی اس میں دے دی گئی ہے۔

پس اس سے پھر روحانی ترقی کے راستے کھلتے ہیں گویا آپس کی شادی بیاہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تعلق صرف دنیا کی خاطر نہیں ہیں، صرف ظاہری نسل چلانے کے لئے نہیں ہیں۔ یہ اس لئے قائم رکھنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ تو پھر یہ اولادوں کی اچھی تربیت کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشرہ کے امن میں بھی کردار ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔

پس جہاں مرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی شادی اور عائلی تعلقات کو خدا کی رضا کا ذریعہ بنائے اسی طرح یہ عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ ذاتی خواہشات اور جذبات کو ایک بڑے مقصد کی خاطر قربان کرے اور وہ بڑا مقصد جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور نیک نسل کا پھیلانا ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان آیات کا انتخاب کیا کہ شادی جو سب سے زیادہ جذبات کی تسکین اور لذت کا ذریعہ ہے، اس میں صرف ذاتی لذات اور جذبات کی تسکین کو ہی سب کچھ نہیں سمجھنا بلکہ اس میں بھی تقویٰ کو نہیں بھولنا، اللہ تعالیٰ کے خوف کو نہیں بھولنا، اگلی نسلوں کی تربیت کو نہیں بھولنا، معاشرہ کے امن کو نہیں بھولنا۔ دنیاداروں کی طرح اپنی ذاتی لذات کی خاطر بچوں کے گلوں پر چھریاں نہیں پھیر دینا بلکہ اس امانت کی حفاظت کرنا اور حفاظت اس صورت میں ممکن ہے جب اس کی بہترین تربیت کی جائے، جب گھر کے ماحول کو پُرسکون رکھا جائے، جب آپس میں میاں بیوی میں اعتماد کی فضا ہو اور اسی کے لئے پھر یہ راستہ بتایا کہ صاف اور سچائی سے پُر باتیں کرو اور ان میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنے ہر کام انجام دو۔ کیونکہ اس سے پھر اعتماد پیدا ہوتا ہے اور رشتوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہی تقویٰ ہے اللہ تعالیٰ جب مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے تو آئندہ کی ہمیشہ رہنے والی زندگی کی طرف بھی توجہ فرماتا ہے اور آئندہ زندگی کے حوالے سے ہی نہیں، اس دنیا میں نیک اعمال بجالانے کے لئے بھی فرماتا ہے کہ یہ اعمال بجالاؤ تو اس دنیا میں بھی تمہیں جنت ملے گی۔ پس یہ گُر اگر ہم پلے باندھ لیں، مرد بھی اور عورتیں بھی، نئے شادی شدہ جوڑے بھی اور پرانے شادی شدہ جوڑے بھی۔ کیونکہ بعض رشتوں میں دراڑیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب چار چار پانچ پانچ بچے بھی پیدا ہو چکے ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے سے نفرتیں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ اگر اپنا اصول یہ بنالیں کہ صبر اور دعا سے کام لینا ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے تو تمام عائلی مسائل جو ہیں وہ محبتوں میں بدل جائیں گے اور یہ تبدیلی ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہئے ورنہ وہ اس عہد کو پورا کرنے والا نہیں ہوگا جو اس نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔

بہت سے مسائل گھروں میں اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ اگر مرد غلطی کرتا ہے تو عورت بھی ویسا ہی ردعمل دکھاتی ہے۔ جس سے جھگڑے کم ہونے کی بجائے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بے شک یہ مرد کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ عورتوں کا خیال رکھے، ان کے حق ادا کرے۔ حضرت مسیح موعود نے تو یہاں تک فرما دیا ہے کہ اگر مرد کو پتہ ہو کہ بیوی کے حقوق ادا نہ کرنے کی صورت میں اس پر کتنا بڑا گناہ ہے اور وہ کس طرح خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آئے گا تو اس سزا کے خوف سے شاید مرد شادی ہی نہ کریں اور بیوی کے حق کے بارے میں جو ظاہری حق ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیوی کا حق یہ ہے کہ خاوند جو کھائے بیوی کو کھلائے، خاوند جو پہنے بیوی کو پہنائے، اسے گھر سے نہ نکالے۔ آجکل تو کئی ایسے معاملات آتے ہیں کہ خاوند یا سسرال نے لڑکی کو گھر سے نکال دیا اور بیچاری کو سڑک پر کھڑا کر دیا۔

پھر آنحضرت ﷺ نے مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مومنوں میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں خلق کے لحاظ سے (اخلاق کے لحاظ سے) بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔ تو اس حد تک مرد کو توجہ دلائی گئی ہے کہ خیال رکھو لیکن جو پھر بھی خیال نہیں رکھتے ان کی بدقسمتی ہے۔ لیکن عورت کو، خاص طور پر ان عورتوں کو جن کی اولاد بھی ہو گئی ہے اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ گھر کے ٹوٹنے کو جس حد تک بچایا جا سکے بچایا جائے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورتیں بھی بعض دفعہ پولیس بلوا کر مردوں کو گھروں سے نکال دیتی ہیں۔ یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب ظلم کی انتہا ہو جائے۔ جب مرد باز ہی نہ آ رہا ہو اور ظلم کرتا چلا جائے تو عورت کو حق ہے ضرور کرے اور ساتھ ہی پھر جماعتی نظام کو بھی اطلاع کرے۔ کیونکہ ذرا سی بات پر ذرا سی رنجشوں پر وقتی غصے میں رشتے ٹوٹ جاتے ہیں لیکن پھر جو نوجوان لڑکیاں ہیں ان کے پھر آئندہ رشتوں کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر والدین زندہ ہیں تو ان کے لئے فکروں میں نیا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ صرف یہی نہیں بلکہ یہاں کے معاشرے میں ہمیں جو مثالیں نظر آتی ہیں کہ Single parents والے بچے، ماں یا باپ جو بھی انہیں پال رہا ہے، اس کے کنٹرول میں نہیں رہتے اور سکولوں میں اکثر ایسے بچوں کی شکایات آتی رہتی ہیں۔ جتنے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں وہ اکثر ایسے بچوں کی طرف سے ہو رہے ہوتے ہیں۔

عورتوں کے مقام کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا خوبصورت تعریف فرمائی ہے فرمایا کہ دنیا سامان زیست ہے یعنی دنیا جو ہے اس زندگی کا سامان ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامان زیست نہیں ہے۔ کوئی نیک عورت ہو تو اسے بڑھ کر دنیا کا کوئی سامان بہترین نہیں ہے۔ پس اس میں جہاں مردوں کو توجہ دلائی کہ نیک عورت سے شادی کرو، وہاں عورت کے لئے بھی غور کا مقام ہے کہ اپنی زندگی کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کریں جس طرح خدا تعالیٰ اور اس کے رسول چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے بہترین بیوی کی کیا تعریف فرمائی ہے، فرمایا جو خاوند کے کام کو خوشی سے بجالائے اور جس سے روکے، اس سے رک جائے۔ اگر خاوند میں تقویٰ نہ ہو تو یہ بہت مشکل بات ہے لیکن پھر بھی گھروں کو بچانے کے لئے رشتوں کو بچانے کے لئے جس حد تک ہو سکے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ حتیٰ الوسع جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے۔ تقویٰ پر چلنے والے جس گھر کی آنحضرت ﷺ نے تعریف فرمائی ہے اور اس کے لئے پھر رحم کی دعا مانگی ہے وہ وہ گھر ہے جس میں رات کو خاوند نوافل کی ادائیگی کے لئے اٹھے اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، اگر گہری نیند میں ہے تو پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ اسی طرح اگر عورت پہلے جاگے تو یہی طریق خاوند کو جگانے کے لئے اختیار کرے اور جب ایسے گھروں میں خاوند بیوی کے نوافل کے ذریعے راتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جاگیں گی تو وہ گھر حقیقتاً جنت نظیر ہوں گے۔

ایک جھگڑا میرے پاس آیا۔ مرد کے ظلم کی وجہ سے رشتہ ٹوٹنے لگا تھا۔ اس عورت کے چار پانچ بچے بھی تھے۔ میں نے سمجھایا کچھ اصلاح ہوئی لیکن پھر مرد نے ظلم شروع کر دیا۔ پھر عورت نے خلع کی درخواست دے دی۔ آخر پھر دعا اور سمجھانے سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور ان دونوں کی صلح ہو گئی اور اب فجر کی نماز جب (۔) میں پڑھنے آتے ہیں اور جب میں ان کو جاتے ہوئے دیکھتا ہوں تو بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عقل دی اور انہوں نے اپنے بچوں کی خاطر دوبارہ اپنے رشتے جوڑ لئے۔ تو عورت کو اور مرد کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے جذبات کو نہ دیکھیں بلکہ بچوں کے جذبات کو بھی دیکھیں۔ ان کا بھی خیال رکھیں۔ اسی طرح عورت کو آنحضرت ﷺ نے عبادت کی طرف بھی توجہ دلائی لیکن اس توجہ دلانے کے باوجود آپؐ نے عبادت کی کچھ حدود مقرر فرما دی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ خاوند کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے

نہ رکھے۔فرض روزے تو فرض ہیں لیکن نفلی روزے اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے اور آپس کی اعتماد کی فضا کو قائم رکھنے کے لئے اس بات کی بھی تلقین فرمائی کہ خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مرد ضرورت سے زیادہ من مانیاں بھی کرنے لگ جائیں۔ بہرحال بعض گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں بلاوجہ ایسے لوگوں کو بلایا جاتا ہے جس سے بداعتمادیاں پیدا ہوتی ہیں اس لئے عورت کو ہمیشہ احتیاط کرنی چاہئے۔فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو اپنی مومنہ بیوی سے کبھی نفرت اور بغض نہ رکھو اور اس کی ان باتوں پر نظر رکھو جو اچھی اور پسندیدہ ہیں۔ بلاوجہ کے نقص نہ نکالتے رہو۔ یہ دیکھیں مردوں کو نصیحت فرمائی کہ عورتوں کا کس طرح خیال رکھنا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے رشتہ کرتے وقت بھی بچیوں کے حق قائم فرمائے۔ایک دفعہ ایک باپ نے اپنی بیٹی کا ایک رشتہ تجویز کیا۔لڑکی کو رشتہ پسند نہیں تھا اس نے وہ رشتہ رد کر دیا۔تو آنحضرت ﷺ تک یہ معاملہ آیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو لڑکی کی پسند ہے اس کے مطابق رشتہ ہوگا۔تو لڑکیاں بھی اگر تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے رشتوں کی بات کریں یا پسند کا اظہار ماں باپ سے کر دیں تو ان کو اس پر ضرور غور کرنا چاہئے صرف ضد یا خاندانی ایسے مسائل کو سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔ اپنے رشتوں کے بارے میں لڑکیوں کو بھی اور ان کے ماں باپ کو بھی دعا کر کے فیصلے کرنے چاہئیں۔اس کو بنیاد بنا کر قطعاً یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جب میں نے کہہ دیا کہ لڑکیاں اپنی مرضی سے رشتے کر سکتی ہیں تو جماعت سے باہر کسی ایسے لڑکے سے رشتہ کرنے کی کوشش کریں جو واضح طور پر ایک تو احمدی نہیں ہے اور اگر احمدی ہے تو دینی معیار اور جماعت سے تعلق میں بہت زیادہ گرا ہوا ہے۔اس کا بھی لڑکیوں کو خیال رکھنا چاہئے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی بات ہے تو خلیفۂ وقت کے پاس معاملہ آتا ہے تو پھر وہ نظام کے ذریعے سے جائزہ لے کر مشورہ دے سکتا ہے کہ شادی کی اجازت دینی ہے یا نہیں دینی۔ جس طرح کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں معاملہ پیش ہوا تھا۔

لیکن ایک شریف اور مومنہ بچی کو یہ بات بھی سامنے رکھنی چاہئے کہ ایک مرتبہ جب آنحضرت ﷺ نے باپ کو کہا کہ بچی کی خواہش کے مطابق رشتہ کرو تو بچی جو حقیقی مومنہ تھی اس نے عرض کیا کہ میں نے تو لڑکیوں کے حقوق قائم کروانے کے لئے یہ معاملہ آپؐ کے سامنے پیش کیا تھا کہ بعض اوقات ظالمانہ طور پر بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ تم ضرور یہاں رشتہ کرو ورنہ ماں باپ ساری زندگی تمہارے سے ناراض رہیں گے،کوئی توجہ نہیں دیں گے۔اس لڑکی نے عرض کیا کہ یہ حق کیونکہ آپ ﷺ نے اب قائم فرما دیا اس لئے اب مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میرا باپ بے شک اپنی خواہش کے مطابق میرا رشتہ کر دے۔ یہ اس لڑکی کی بھی نیکی اور تابعداری تھی۔ یہ اعلیٰ فرمانبرداری اور ماں باپ کے احترام کا خلق ہے جو بچیوں کو بھی دکھانا چاہئے۔ بچیاں بھی ضد نہ کریں بلکہ دعا کریں اور دعا کے بعد اگر ان کو شرح صدر ہوتی ہے، بعض لوگوں کو واضح طور پر کوئی خوابیں بھی آجاتی ہیں، خواہش کے مطابق خوابیں نہیں بلکہ خالی الذہن ہو کر اگر دعا کریں اور پھر اگر خواب آئے تو ماں باپ کو بتانی چاہئے۔ ماں باپ کو بھی صرف خود دعائیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ کسی اور سے بھی دعا کروانی چاہئے کہ آیا یہ رشتہ بہتر بھی ہے یا نہیں ہے۔

اس وقت میں (۔) حضرت اماں جان کی بعض نصائح بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آپ نے اپنی اور حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی رخصتی کے وقت انہیں کی تھیں۔ان میں سے بعض باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔آپ نے فرمایا کہ اپنے خاوند سے چھپ کر یا وہ کام جسے خاوند سے چھپانے کی ضرورت سمجھو، ہرگز کبھی نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر کار ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔اس کی عزت اور احترام نہیں رہتا۔فرمایا اگر کوئی کام خاوند کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپاتا۔صاف کہہ دینا کیونکہ اسی میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی کی اور بے وقری کا سامنا ہوتا ہے۔عورت کا وقار گر جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ کبھی خاوند کے غصے کے وقت نہ بولنا۔اگر بچہ یا کسی نوکر پر خفا ہو اور تمہیں معلوم ہو کہ خاوند حق پر نہیں ہے، خاوند غصے کی حالت میں ہے، کسی بچے کو ڈانٹ رہا ہے یا کسی اور کو کچھ کہہ رہا ہے اور تمہیں صاف نظر آ رہا ہو کہ وہ غلط کر رہا ہے تب بھی اس کے سامنے اس وقت نہ بولو۔فرمایا کہ غصے میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت نہیں رہتی۔اکثر جھگڑے اسی لئے بے صبری کی وجہ سے ہو رہے ہوتے ہیں کہ مرد غصے میں آیا، بچوں کو کچھ کہا یا کسی اور کو کچھ کہا، عورتیں بھی اسی طرح کا فوراً ردعمل دکھاتی ہیں اور جھگڑے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔فرمایا کہ اگر غصے میں اس ٹوکنے کی وجہ سے تمہیں بھی کچھ کہہ دے تو تمہاری بڑی بے عزتی ہو جائے گی۔ بعد میں جب خاوند کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو بے شک آرام سے اس کی غلطی کی نشاندہی کر دینی چاہئے۔اصلاح بھی فرض ہے۔

مرد اور عورتوں کو یہ نسخہ بھی یاد رکھنا چاہئے جس کا حدیث میں ذکر ملتا ہے کہ غصے کی حالت میں کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ یا وضو کر و تو غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔میرے پاس جو بعض شکایات آتی ہیں تو میں مردوں کو یہی کہا کرتا ہوں کہ یہاں اس ملک میں تو پانی کی کوئی کمی نہیں۔تم اپنے شاور یا پانی کی ٹوٹی کھولا کرو اور اس میں سر نیچے رکھ دیا کرو تو غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

بہرحال حضرت اماں جان پھر اپنی بیٹی کو یہ نصیحت فرماتی ہیں کہ خاوند کے عزیزوں کو اور عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔جیسا کہ حدیث میں بھی ذکر آ گیا ہے۔حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بھی میں نے بات کی ہے ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کو اپنا سمجھو۔فرمایا کہ کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم سب کا بھلا دل میں بھی چاہنا۔تمہارے سے کوئی برائی کرتا ہے کرے لیکن تم اپنے دل میں کبھی کسی کی برائی کا خیال نہ لانا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ لینا۔دیکھنا پھر خدا ہمیشہ تمہارا بھلا کرے گا۔

پھر آپ اکثر بچوں اور بچیوں کو یہ نصیحت بھی فرمایا کرتی تھیں کہ اپنے نئے گھر میں جا رہی ہو وہاں کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے تمہارے سسرال والوں کے دلوں میں نفرت اور میل پیدا ہو اور تمہاری اور تمہارے والدین کے لئے بدنامی کا باعث ہو۔پس سسرال کے معاملات میں کبھی دخل نہیں دینا چاہئے۔ جو ان کے معاملے ہو رہے ہیں، ہونے دو، نہ ہی ساس کی اور نندوں کی باتیں خاوند سے شکوے کے رنگ میں کرنی چاہئیں۔حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی تھیں جیسا کہ میں نے کہا انہوں نے حضرت خلیفہ اول کی بھی ایک نصیحت بیان فرمائی ہے۔ جو حضرت خلیفہ اول ان کو بھی کرتے تھے اور دوسری بچیوں کو بھی کیا کرتے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ نصیحت اور اس پر جو عمل ہے پہلے سے زیادہ اہم ہے اور بارہ تیرہ سال کی جو بچیاں ہیں، جوانی کی عمر میں قدم رکھ رہی ہوتی ہیں، ان کو ضرور یہ دعا کرنی چاہئے۔حضرت خلیفہ اول نے آپ کو کئی مرتبہ فرمایا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ کے آگے کوئی شرم نہیں، تم چھوٹی ضرور ہو مگر خدا سے دعا کرتی رہا کرو کہ اللہ مبارک اور نیک جوڑا دے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی یہ نصیحت بھی بڑی اہم ہے اور آج کل کے ماحول کے لحاظ سے ہے۔ یہ نصیحت بیان کر کے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے فرمایا کہ دعائیں اس لئے ہیں کہ بچے اپنی آئندہ زندگی کے لئے خزانہ جمع کریں۔ اس سوچ کی عمر میں دعائیں اس لئے کرو تا کہ دعاؤں کا خزانہ جمع ہوتا رہے اور اللہ تعالیٰ وقت آنے پر تمہیں اس خزانے میں سے حصہ دے دے لیکن نیک جوڑے مانگتے ہوئے کہیں ابھی سے خیالی پلاؤ نہ پکانے شروع کر دینا۔ابھی چھوٹی عمر میں ہرگز تم لوگ شادی وادی کے قابل نہیں ہو اور نہ شادی ہو سکتی ہے۔ابھی تم نے قابل بننا ہے، پڑھنا ہے، جماعت کے لئے مفید وجود بننا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالیٰ رشتے بھی بابرکت ہو جائیں گے۔پس یہ بات بچوں کو ہمیشہ پلے باندھنی چاہئے کہ دعا تو ضرور کریں لیکن کسی آئیڈیل کے تصور کو کبھی قائم نہ کریں۔ کیونکہ پھر آئیڈیل کی تلاش میں کئی غلط کام ہو جاتے ہیں۔اسی طرح سکولوں میں دوستیاں ہیں ان میں احتیاط کریں۔اس کی یعنی دوستیوں میں بڑی محتاط سلیکشن ہونی چاہئے۔ ایسے دوست ہوں یا ایسی سہیلیاں ہوں بلکہ لڑکیوں کی تو سہیلیاں ہی ہونی چاہئیں یا دوست سے

میری مراد یہ ہے کہ سہیلیاں دوست، لڑکیاں دوست کہ جو قابل اعتماد ہوں اور برائیوں سے بچنے والی ہوں۔ سکولوں اور کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کے ذریعے دوستی کے نام پر ہی پھر شیطان اپنا کام کر جاتا ہے اور کئی مرتبہ میں کہہ بھی چکا ہوں کہ عورتوں کو بہت زیادہ اپنا تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بچیوں کو بہت زیادہ اپنی پاکیزگی اور اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو کام آپ اپنے والدین اور بزرگوں اور جماعت کے عہدیداروں کے سامنے نہ کر سکیں وہ غلط ہے، وہ زہر ہے اور گناہوں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس لئے ہمیشہ ایسے صاف ستھرے عمل رکھیں جو ہر ایک کے سامنے کئے جا سکیں۔ ناصرات کی آخری عمر بارہ سے پندرہ سال کی بچیوں اور لجنہ کی ابتدائی عمر کی بچیوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ یہی عمر ہے جس میں شیطان بہت زیادہ انسان کو قابو میں کرتا ہے اور جیسا کہ میں شروع میں بیان کر چکا ہوں غیر مذہب والوں اور خدا سے دور ہٹے ہوئے لوگوں سے کبھی متاثر نہ ہوں۔ دجال مختلف طریقوں سے اپنے جال میں پھنساتا ہے۔ کبھی پیار سے اور کبھی رعب سے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس تم نے دعائیں کرتے ہوئے اس کے حملوں سے بچنا ہے۔

ایک اہم خواب کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحب نے دیکھی۔ ایک دفعہ بچیوں کو نصیحت کر رہی تھیں۔ کہتی ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ہمارے گھرے کے اس صحن میں (قادیان کے صحن کی مثال بیان کر رہی ہیں کہ وہاں) کرسی پر تشریف رکھتے ہیں، کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو میں کرسی کے ساتھ آپ کے پاس کھڑی ہوں۔ اس وقت میری لڑکی منصورہ بیگم سوا ڈیڑھ سال کی تھیں۔ یہ حضرت منصورہ بیگم تھیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پہلی بیگم تھیں۔ کہتی ہیں کہ وہ میری گود میں تھی تو میں نے دیکھا وہ بھی ایک طرف پھر رہی ہے کہ ایک سفید پوش شخص آیا۔ ایک شخص آیا جس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ایک جانب کھڑا ہو کر کہا کہ حضور! لڑکیوں کی بابت کیا حکم ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے نظر اٹھائی اور بہت پُر جوش آواز میں فرمایا کہ جب تک تم اپنی لڑکیاں بنیادوں میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔ تو کہتی ہیں کہ خواب کے بعد اس وقت یہ تعبیر میرے ذہن میں آئی اور یہ بڑی صحیح تعبیر ہے کہ ایک تو لڑکیوں کو تعلیم دینی اور نیک تربیت کرنا ضروری ہے۔ ان کی تعلیم کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور ساتھ ہی ان کی نیک تربیت کا بھی خیال رکھنا چاہئے تا کہ وہ آگے اولادوں کی دینی تعلیم و تربیت پر پوری طرح توجہ کر سکیں جب ان پر وقت آئے اور مبارک نسل کا سلسلہ چلتا رہے۔ دوسرے یہ کہ لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں۔ یہ بڑی عورتوں کے لئے بھی نصیحت ہے بعض دفعہ یہاں آ جاتی ہیں کہ فلاں سے رشتہ کر دیں، فلاں سے رشتہ کر دیں، ہمارا لڑکا مانتا نہیں۔ تو اس کو منوائیں کہ لڑکوں کی بیویاں بھی احمدی لائیں۔ آخر احمدی لڑکیوں نے بھی کہیں بیاہ کر جانا ہے۔ جب احمدی لڑکیوں کو ہم اجازت نہیں دیتے کہ باہر کسی غیر احمدی سے بیاہیں تو پھر لڑکوں کو اپنے جذبات کی قربانیاں دینی چاہئیں اور احمدی لڑکیوں سے بیاہ کرنے چاہئیں۔ کہتی ہیں کہ بیویاں بھی احمدی لائیں تا کہ نسل خراب نہ ہو۔ یہ بھی بڑی ضروری چیز ہے۔ ماں کا اثر بہت ہوتا ہے۔ ماں کی گود سے بچہ پہلا اثر لیتا ہے۔ میں نے بہت احمدی خواتین کو یہ خواب سنائی ہے اور اب بھی لکھتی ہوں کہ زمانے اور باہر کی عام صحبت بہت تباہ کن ہے۔ آپ سب کا فرض اولین ہے کہ احمدیت کی عمارت کی بنیادوں کو اس قابل بنائیں کہ یہ عمارت تا قیامت مضبوط رہے۔ پس لڑکیوں کی معمولی اہمیت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے خواب میں جو یہ فرمایا کہ ان کو بنیادوں میں دو تو اس لئے کہ اگلی نسل کی عمارت جو ہے وہ لڑکیوں نے ہی قائم کرنی ہے۔ جس طرح جس حد تک ہم لڑکیوں کی بہترین تربیت اور ان کی دنیاوی تعلیم بھی، ان کی دینی تعلیم بھی کر سکتے ہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھر میں اور ہر بچی کے دل میں نیکی اور تقویٰ کا بیج ڈالے اور اس کے بہترین پھل حاصل ہوں اور یہی اصل چیز ہے جس کو اگر ہم نے قائم کر لیا تو ہماری آئندہ نسلوں کی نیک تربیت کی بھی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہوش میں آنے والی بچیوں کا بھی کام ہے کہ اس طرف توجہ دیں۔ ماں باپ کا بھی کام ہے کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور لجنہ کی تنظیم کی ہر عہدیدار کا بھی فرض ہے۔ اگر عہدیداران کی اپنی تربیت ہو گی تو وہ آگے تربیت کر سکتی ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے عہدیداران خود اپنی تربیت کی طرف توجہ کریں اور اس تعلیم کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کرنے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائی ہے اور یہی تربیت ہے جو گھریلو مسائل بھی حل کرے گی، معاشرہ کے مسائل بھی حل کرے گی اور جماعتی وقار کو بھی بلند کرے گی اور پھر ہم آئندہ نسلوں کو سنبھالنے اور خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بھی بنتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب بڑوں اور چھوٹوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(ماہنامہ النصرت فروری 2010ء)

تقریب آمین

مکرم محمد نواز مومن صاحب معلم وقف جدید اوراضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اورا تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر بھاگو بھٹی تک پھیلی ہوئی ہے اس وجہ سے تعلیم القرآن کے تین سنٹر مقرر ہیں۔ حال ہی میں 18 بچوں نے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا۔ ان میں سے دو اطفال حمزہ زاہد اور حسنین زاہد نے صرف ایک ماہ میں روزانہ ایک پارہ سنا کر مکمل کیا۔ درج ذیل بچوں بچیوں کی تقریب آمین مورخہ 28 مارچ 2011ء کو ہوئی۔

(1) رحمٰن احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب (2) عمر عباس ولد مکرم محمد اکرم صاحب (3) دانش احمد ولد مکرم محمد اشرف صاحب (4) ذیشان احمد ولد مکرم محمد اشرف صاحب (5) حمزہ زاہد ولد مکرم زاہد محمود ڈیرہ حبیب اللہ (6) حسنین زاہد ولد مکرم زاہد محمود ڈیرہ حبیب اللہ (7) طیب جمیل ولد مکرم جمیل احمد صاحب کھوہ بابا راجا (8) عدیل احمد مکرم ولد سہیل احمد صاحب (9) فوزان نعیم ولد مکرم نعیم احمد صاحب (10) باسرہ شاہد بنت مکرم شاہد احمد حلقہ بن (11) مقدس اشرف بنت مکرم محمد اشرف گاؤں اورا (12) سلمٰی فیاض بنت مکرم فیض احمد اوراگاؤں (13) عائشہ امتیاز بنت مکرم امتیاز احمد کھوہ بابا راجا (14) عائشہ سلیم بنت مکرم سلیم احمد کھوہ بابا راجا (15) رمشی شکیل بنت مکرم شکیل احمد صاحب کھوہ بابا راجا (16) ندا شمشاد بنت مکرم شمشاد صاحب حلقہ بن اورا (17) آمنہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد حلقہ بن اورا (18) انزہ فاروق بنت مکرم فاروق احمد صاحب حلقہ بن اورا

محترم مسعود الحسن صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد وقف جدید نے تلاوت اور نظم کے بعد بچوں سے قرآن کریم سنا اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والے اطفال و ناصرات کو انعامات دیئے اور دعا کرائی اس ناظرہ قرآن مکمل کرے والوں کی تقریب آمین میں 70 افراد شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے اور خادم دین بنائے اور خاکسار کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 20/اپریل 2011ء کو 10:30 بجے تا دوپہر 1:30 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے/ دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ گرم پانی گرنے کی وجہ سے جھلس گئی ہیں پیٹ اور داہنی ٹانگ پر گہرے چھالے بن گئے ہیں۔ شوگر کی گزشتہ 25 سال سے مریضہ ہیں۔

اسی طرح خاکسار کے بھائی محترم رانا نثار احمد صاحب کے سمدھی مکرم رانا اشفاق احمد صاحب طاہر آباد ربوہ سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سفوف تالمکھانہ
جریان واحتلام کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر مورخہ 2 مئی 2011ء سے شروع ہو گا۔کلاسز کا آغاز 15 مئی سے ہوگا۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل مع مکمل کوائف (نام، ولدیت، تعلیم، پتہ، فون نمبر) بھجوائیں۔

داخلہ کے لئے کم ازکم معیار میٹرک ہے۔

ایف اے اور بی۔اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کے لئے داخل ہوکر استفادہ کرسکتی ہیں۔

دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔کورس کی کتابیں لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔

عمر کی حد مقرر نہیں ہے۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہوکر مستفید ہوں۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

تقریب آمین

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سیکرٹری تعلیم القران حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

محض خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی نواسی مدح احمد بنت مکرم امجد وسیم صاحب کی تقریب آمین 29 مارچ 2011ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم احمد عرفان صاحب مربی سلسلہ کھاریاں نے بچی سے قرآن کریم کی چند آیات سنیں۔قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ رافعہ رعنا صاحبہ کو حاصل ہوئی۔

تقریب کے آخر میں خاکسار نے دعا کرائی۔ بچی مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر کی کی نسل سے ہے۔درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم پڑھنا مبارک کرے۔ اس کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین

تقریب آمین

مکرم عمران رشید صاحب احمد آباد سٹیٹ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

گوٹھ غلام حیدر کے ایک طفل عاطف احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب اور ایک ناصرہ عدیلہ بی بی بنت مکرم مقصود احمد صاحب کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔5/اپریل 2011ء کو تقریب آمین منعقد کروائی گئی۔جس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مبشر احمد رند صاحب معلم سلسلہ وانسپکٹر وقف جدید نے دونوں بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور پھر نصائح سے نوازا۔ پھر بچوں میں صدر صاحب گوٹھ غلام حیدر کی طرف سے انعامات تقسیم کئے گئے اور آخر پر انسپکٹر صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے ان دونوں بچوں کو قرآن کریم پڑھنے اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم رضی الدین احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نصرت جبین صاحبہ بنت مکرم میر حسین محمود صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی مبلغ 84 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 22/اکتوبر 2010ء کو مکرم رانا غلام مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔23/اکتوبر کو رخصتی عمل میں آئی اور 24/اکتوبر کو دعوت ولیمہ ہوا۔ ہر دو تقریبات میں مکرم منیر احمد ضیاء صاحب نے دعا کروائی احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔آمین

درخواست دعا

مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے گھٹنوں کے درد میں مبتلا ہے ہر قسم کا علاج جاری ہے لیکن کوئی خاص افاقہ نہیں۔گزشتہ 5 ماہ سے گردوں کی تکلیف بھی ہوگئی ہے اور اب معذوری کی حالت ہوگئی۔ٹانگوں پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ شفایابی عطا کرے۔صحت والی زندگی عطا کرے۔اور انجام بخیر ہو۔آمین

مکرم اعجاز احمد کلیم صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالحکیم جوزا صاحب مربی سلسلہ کافی عرصہ سے پھیپھڑوں کے عارضے میں مبتلا ہیں۔کمزوری اور ضعف بہت زیادہ ہے۔ پھرنے سے قاصر ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جٹ (مرحوم) دارالیمن غربی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے بیٹا مامون احمد بعارضہ بخار بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 18/اپریل	
طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	1:08
غروب آفتاب	6:41

گمشدہ کاغذات

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ بیوہ مکرم محمد انور صاحب 1/16 دارالنصر وسطی ربوہ کا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ ایوان محمود کے سامنے کہیں گر گئے ہیں۔کسی صاحب کو ملیں تو خاکسار کو پہنچادیں۔

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان 3/17 برقبہ دس مرلے دارالرحمت وسطی قابل فروخت ہے۔خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
0331-7793120

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FD-10

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

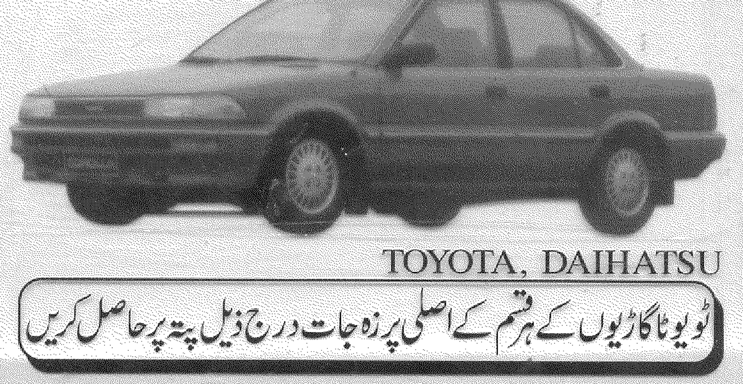

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
021-2724606
2724609
فون نمبر
47۔تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر3